قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

Online Edition

مدیر: ابو سعید

منگل 24 دسمبر 2019ء | 26 ربیع الثانی 1441 ہجری قمری | جلد: 1 | شمارہ: 10

فرمانِ رسول ﷺ

سب سے بڑھ کر سخی

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اورزیادہ سخاوت جو آپؐ فرماتے تو رمضان میں فرماتے۔جبکہ جبرائیل آپؐ سے ملتے اور جبرائیل رمضان میں ہر رات کو آپؐ سے ملا کرتے تھے اور آپؐ کے ساتھ قرآنِ مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ اس وقت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔ (بخاری کتاب بدء الوحی)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

سب سے خوب تر نبی کامل ﷺ

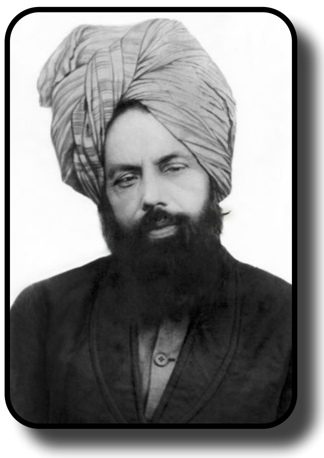

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (الاحزاب: 57) ان قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن شریف میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا صرف ہم ان نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے انبیاء۔ سو ہم خدا کی قسم کھاکر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گذشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہوسکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو اُن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں بلکہ ان گزشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقینا سمجھ نہیں سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہم کلام ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آگئے۔ اب ہم نہ قال کے طورپر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے...ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کردیا۔ وہ نہ تھکا، نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کردیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔“

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 301-303)

ارشاد باری تعالیٰ

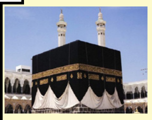

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّہَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الۡبَنِیۡنَ وَ الۡقَنَاطِیۡرِ الۡمُقَنۡطَرَۃِ مِنَ الذَّہَبِ وَ الۡفِضَّۃِ وَ الۡخَیۡلِ الۡمُسَوَّمَۃِ وَ الۡاَنۡعَامِ وَ الۡحَرۡثِ ؕ ذٰلِکَ مَتَاعُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَ اللّٰہُ عِنۡدَہٗ حُسۡنُ الۡمَاٰبِ ﴿۱۵﴾

﴿آل عمران:15﴾

ترجمہ: لوگوں کے لئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی اور مویشیوں اور کھیتیوں کی محبت خوبصورت کرکے دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

عہدیداران کو نصائح

حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ نے منتخب عہدیداران کی ذمہ داری بھی لگائی ہے کہ تمہیں جب منتخب کر لیا جائے تو پھر اس کو قومی امانت سمجھو۔ اس امانت کا حق ادا کرو۔ اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھاؤ۔ اپنے وقت میں سے بھی اس ذمہ داری کے لئے وقت دو۔ جماعتی ترقی کے لیے نئے نئے راستے تلاش کرو۔ اور تمہارے فیصلے انصاف اور عدل کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہونے چاہئیں ۔ کبھی تمہاری ذاتی انا، رشتہ داریوں یا دوستیوں کا پاس انصاف سے دور لے جانے والا نہ ہو۔ کبھی کسی عہدیدار کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ فلاں شخص نے مجھے ووٹ نہیں دیا تھا۔ یا فلاں کانام میرے مقابلے کے لیے پیش ہوا تھا اس لیے مجھے کبھی موقع ملا، کبھی کسی معاملے میں تواس کو بھی تنگ کروں گا۔یہ مومنانہ شان نہیں ہے بلکہ انتہائی گری ہوئی حرکت ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے نصیحت کی ہے یہ ایسی نصیحت ہے کہ تم دونوں، ووٹ دے کر منتخب کرنے والو اور عہدیدارو! دونوں کے لیے بڑی اعلیٰ نصیحت ہے کہ ووٹ دینے والا سوچ سمجھ کر ووٹ دے اور جو شخص منتخب ہو جائے وہ بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے کرے۔اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو چاہے وہ جماعتی عہدیدار ہوں یا ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس طرح دونوں مل کر دعاکرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری اس نیک نیت سے کی گئی دعاؤں کو سنے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کے لیے اور دین کی خدمت کرنے والوں پر بڑی گہری نظر ہوتی ہے۔ وہ بڑی گہری نظر رکھتا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے، وہ دلوں کا حال جانتا ہے ۔ وہ اس درد کی وجہ سے جو تمہارے دل میں ہے ہمیشہ بہتری کے سامان پیدا فرماتا رہے گا اور ہمیشہ تمہیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر قسم کی ٹھوکر سے بچائے۔“

(خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء)

اس شمارہ میں

- اداریہ
- حضور انور کا پیغام
- حضور انور کا مستورات سے خطاب
- ترک ریفریشر کورس
- ایڈیٹر کی ڈاک
- اطلاعات و اعلانات
- اُمّ الامراض قبض

اداریہ

ایک احمدی آلائشوں اور کثافتوں سے پاک جزیرہ ہے

جزیرہ ایک ایسے قطعہ زمین کو کہتے ہیں جو دنیا سے الگ تھلگ پانی میں گھِرا ہوا ہو۔ اسے اردو میں ٹاپو بھی بولتے ہیں۔ یہاں برطانیہ میں اسے Island بولا جاتا ہے۔ انگلش اُردو ڈکشنری میں اس کے بے شمار معنوں میں یہ لکھا ہے

- ایسی جگہ جو جزیرے سے ملتی جلتی ہیئت یعنی شکل کی ہو، الگ تھلگ ، محصور

وہ لوگ جو جزیروں کی سیرو سیاحت کا شوق رکھتے ہیں اور جزیروں کی آب و ہوا، ماحول اور خوراکوں کو پسند کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ جزیرہ کا ما حول بہت صاف ستھرا ہوتا ہے۔ جزیرے بالعموم تعفن، گندگی اورفضائی آلودگی سے پاک ہوتے ہیں۔ خوراکیں گیس اور کھادوں سے پاک ہوتی ہیں جو صحت پر اچھا اثر ڈالتی ہیں۔ چشموں کا پانی میسر ہوتا ہے۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دُنیا کی آلودگیوں، نجاستوں اور کثافتوں سے پاک ماحول میسر آتا ہے۔

اس دُنیوی ماحول کو اگر ہم روحانی ماحول پر چسپاں کریں تو جزیرہ کا مفہوم ایک حقیقی مومن پر لاگو ہوتا ہے۔ دوسروں کی آلودگیوں سے پاک و صاف اوران کا اثر لئے بغیروہ مومن خود بھی صحت مند روحانی ماحول میسر کر رہا ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی صحت مند روحانی ماحول دینے کی کوشش کر تا ہے۔ ایک احمدی مومن کی یہ نشانی ہوتی ہےاور ہونی بھی چاہئے کہ وہ دنیا کی آلائشوں، گندگیوں،رسومات و بدعات سے اپنے دامن کو بچاتے ہوئے ایک جزیرہ کی طرح آلودگیوں سے پاک ہو اور اپنےا رد گرد کے ماحول کو بھی پاکیزہ ماحول دے رہا ہو۔ جس طرح جزیرہ چاروں طرف سے پانی میں گھِرا ہوتا ہے اسی طرح ایک مومن قرآن کریم کے روحانی پانی کے اندر مچھلی کی طرح زندگی بسر کرتا ہے ۔ قرآن کریم میں درج اعمال صالحہ اس کی غذا ہوتی ہے جس سے وہ اپنے آپ کو روحانی لحاظ سے تر و تازہ اور مضبوط رکھتا ہے۔ گویا ہر احمدی اس دنیا میں جزیرہ کی طرح ہے جو گیس اور کھادوں کی آلائشوں سے پاک غذا پیدا کر تا ہے ۔ اس کی زمین بہت زرخیز ہوتی ہے۔ وہ دنیا کی بد رسومات اور بدعات سے پاک و صاف ہوتا ہے۔ قرآن و احادیث اور سنت نبویؐ کی ٹھنڈی اور صاف ہوا میں وہ سانس لیتا ہے اور دوسروں کو بھی جینے کے یہی اسلوب سکھاتا ہے۔

یہی وہ مضمون ہے جو دعوت الیٰ اللہ کی آیت وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (حٰمٓ سجدہ :3) میں بیان ہوا ہے ۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے بہتر پکار یا آواز کس کی ہو سکتی ہے جو اپنے خالق حقیقی کے لئے اس حال میں بنائی جائے کہ وہ خود سب سے پہلے اس پکار پر عمل کر رہا ہو اور یہ کہہ رہا ہو کہ میں مسلمانوں سے ہوں۔

دعوت الیٰ اللہ کا جو لطیف مفہوم اس آیتہ قرآنیہ سے نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ دعوت الیٰ اللہ سب سے قبل اپنے نفس سے شروع کی جائے۔ اپنی زمین کو سب سے پہلے زرخیز بنایا جائے۔ اپنی زمین کی فصل کو سب سے پہلے قرآن، احادیث اور سنت رسولؐ کے پاک صاف پانی سے سیراب کیا جائے۔ ہر اسلامی خلق کے زیور کو سب سے پہلےخود پہنے اس سے اپنے آپ کو خوبصورت بنائےاورآراستہ کرے پھر اس اسلامی پانی سے اپنی پکار اور اپنے عمل سے اپنے قریبی عزیز و اقارب، دوستوں اور احباب جماعت کو آراستہ کرے۔ گویا خود جزیرہ سے ملتی جلتی ہیئت یعنی شکل بنائے اور اپنے اعمال صالحہ سے اور بھی جزیرہ نما پیدا کرے۔ یہاں تک کہ ہر غیر یہ کہہ اٹھے کہ یہ تو ایک احمدی ہے ایسا جزیرہ ہے جو ہم سے الگ تھلگ ہماری روایات و بدعات سے کٹی ہوئی پاک صاف شے ہے جس کا ہمارے معاشرے کے رنگ و بو سے کوئی تعلق نہیں ۔ اس کا اپنے اللہ سے تعلق ہے۔ اسے دیکھیں تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق نظر آتے ہیں۔ اس کی چال ڈھال اسلامی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے کوئی اجنبی سا ہو۔

دوسرا ،اہم مضمون جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے سامنے رکھا وہ یہ ہے کہ اس آیت کریمہ کے آج سب سے پہلے اور بڑے مخاطب احمدی ہیں کہ ہر احمدی دعوت الیٰ اللہ اس حال میں کرے کہ وہ سب سے پہلے خوداسلامی تعلیمات پر عمل کر رہا ہو اور یہ کہہ رہا ہو اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ کہ میں حقیقت میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ کیونکہ دنیامیں بعض جگہوں پر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور بعض جگہوں پر غیروں کی طرف سے مطالبے ہیں۔ ان حالات میں ایک احمدی ہی کہہ سکتا ہے کہ مجھے غیر مسلم کیوں کہتے ہو میں تو مسلمانوں میں سے ہوں۔

اپنے سابقہ مضمون کی طرف واپس پلٹتے ہوئے ایک بات ضرور کہنی چاہوں گا کہ ایک احمدی کے جزیرہ یا جزیرہ نما ہونے کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ایک احمدی نے جزیرہ کی طرح الگ تھلگ ہی رہنا ہے بلکہ غیروں سے بھی گفتگو کر نی ہے اور اپنے اعمال صالحہ کی خوشبو سےان کو معطر کرنا اور اپنے رنگ سے ان کو رنگنا ہے۔ اسی مضمون کو واضح کرنے کے لئے خاکسار نے سورۃ حٰمٓ سجدہ کی آیت34 کو اداریہ کا حصہ بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب احمدیوں کو اعمال صالحہ کے رنگ رنگ کے خوشبودارپھولوں کا مہکتا خوبصورت اسلامی گلدستہ بنائے۔ آمین

رسول اللہ ﷺ کا اُسوہ حسنہ ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہے

الفضل کے سالانہ نمبر 2015ء کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے پیغام میں فرماتے ہیں۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ روزنامہ الفضل ربوہ کو امسال ”دعا“ کے موضوع پر اپنا سالانہ نمبر شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

دعا بہت اہم مضمون ہے۔ قرآن شریف میں جابجا اس کی اہمیت اور برکات بیان ہوئی ہیں۔ سورۃالمومن آیت نمبر 61 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ یعنی مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔

ہمارے پیارے نبی حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کا اُسوہ حسنہ بھی ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ دعاؤں سے بھرا پڑا ہے۔ آپ عسر ویسر میں، سفر و حضر میں، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے دعاؤں میں مشغول رہتے۔ آپؐ کے ذمہ کل عالم کی ہدایت کا کام تھا جس کے لئے آپؐ نے تبلیغ بھی کی۔ نیک نمونہ بھی پیش فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ دعاؤں کو بھی اپنی انتہا تک پہنچا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑے سے وقت میں ایک غیر معمولی روحانی انقلاب برپا ہو گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلَیۡہِ ... اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔“

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنے مشن میں کامیابی کے لئے دعاؤں ہی سے کام لیا اور دعاؤں کی قبولیت کا بار بار تجربہ فرمایا اور اس راز سے اپنے ماننے والوں کو بھی آگاہ فرمایا۔ آپ ایک موقع پر فرماتے ہیں۔

میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں خیالی بات نہیں۔ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو۔ اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفاء اس کے ذریعہ ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبوں سے یہ بچا لیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خداتعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خداتعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔

(ڈائری حضرت مسیح موعودؑ 29 دسمبر 1904ء)

پس یاد رکھیں کہ دعا ایک زبردست ہتھیار ہے اور اس کی عظیم الشان برکات ہیں۔ اس لئے اپنے ہر کام میں کامیابی کے لئے دعاؤں پہ زور دیں اور اپنی دعاؤں کا دائرہ وسیع کریں۔ آپ اپنی دعاؤں میں اپنے اور اپنے عزیز واقارب کے لئے دعائیں کریں۔ خلافت کے استحکام اور جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ امت مسلمہ کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے ملک کی سلامتی اور ہر قسم کی خوشحالی کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے اہل و عیال کو بھی دعا کی برکات سے آگاہ کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ”دعانمبر“ 28 دسمبر 2015ء)

مستورات سے خطاب

صرف ظاہری کھیل کود، ٹی وی اور انٹرنیٹ ہی نہیں بلکہ صرف دنیا کے کمانے میں ہی مصروف رہنا لہوولعب ہے

ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آکر آخرین کو پہلوں سے ملانے والوں میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے اسلئے ہمیں ہر نیکی کی بات میں ان پہلوں کی تقلید کرنے کی ضرورت ہے

حیاء عورت کا زیور ہے اور یہی وہ زینت ہے جس پر عورت کو فخر ہونا چاہئے

اگر اپنی اور اپنی نسلوں کی دنیا وعاقبت سنوارنی ہے تو بڑی سنجیدگی اور مجاہدے سے ہمیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی کوشش کرنی پڑے گی

اللہ تعالیٰ کو اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ کسی کے ماں باپ کتنے نیک تھے۔اُن کے عمل کا صلہ اُنہیں ملے گا اور ہمارے عمل کا صلہ ہمیں ملنا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے، فرمودہ 3-اگست 2019ء بمقام حدیقۃ المہدی

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ (الحدید:21)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (الحشر:19)

یہ دو آیتیں میں نے تلاوت کی ہیں سورۃ الحدید کی اور حشر کی۔ پہلی آیت کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اُگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ گلا ہوا چُورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں ایسے دنیا داروں کے لیے سخت عذاب مقرر ہے۔ اور بعض کے لیے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقرر ہے اور ورلی زندگی صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔

اور دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہیے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

میں اپنی باتیں، اصل موضوع شروع کرنے سے پہلے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ یہاں بعض عورتیں تقریروں کے دوران بہت زیادہ باتیں کرتی رہتی ہیں ۔ خاص طور پر جو کرسیوں پر بیٹھی ہوئی ہیں ان کو احتیاط کرنی چاہیے۔ کرسیوں پر بیٹھنے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کو آزادی ہے کہ جس طرح چاہیں اس طرح یہاں بیٹھیں اور باتیں کرتی رہیں۔ اس لیے آئندہ سے احتیاط کریں۔

آج دنیا اس قدر مادیت میں گھر چکی ہے کہ دین کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ دنیا کے عمومی اعداد و شمار ہمیں بتاتے ہیں کہ ان ترقی یافتہ ممالک میں بیں پچیس فیصد سے زیادہ لوگ نہیں ہیں جو اپنے آپ کو دین سے منسوب کرتے ہیں اور جو دین سے منسوب کرتے بھی ہیں وہ بھی عملاً دین پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ بڑی تیزی سے نہ صرف خدا تعالیٰ سے دور جا رہے ہیں بلکہ دین سے دور جا رہے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے وجود کے ہی انکاری ہیں۔ صرف اور صرف دنیا ان کا مطمح نظر ہے اور مسلم دنیا جو ہے اگر ہم اسے دیکھیں تو ان کی اکثریت بھی دینی تعلیم سے دور ہے، بدعات میں گھری ہوئی ہے۔ کہنے کو تو مسلمان ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک موقع پر فرمایا ہے کہ بڑے زور سے یہ کہتے ہیں کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں لیکن عمل نہیں ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 371)

آپ علیہ السلام کے زمانے سے اگر آج کا مقابلہ اور موازنہ کیا جائے تو اَور بھی بری

حالت ہو چکی ہے۔ اسلامی اخلاق اور تعلیمات سے دور جا چکے ہیں لیکن احمدیت کی مخالفت کا معاملہ آئے تو کٹ مرنے اور جانیں قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ پس جہاں اسلام ہے تو فقط احمدیت کی مخالفت کا نام اسلام ہے اور نام نہاد علماء جن کی اپنی زندگیاں ہی ہر قسم کے گند سے ملوث ہیں اور جس کا اظہار مختلف میڈیا کے ذرائع سے بھی ہوتا رہتا ہے وہ ان کے لیڈر ہیں۔ لیکن بہرحال ہمیں اس سے غرض نہیں ہے کہ یہ کیا کر رہے ہیں لیکن ہمیں اس بات سے ضرور غرض ہے اور ہونی چاہیے کہ دنیا کو آگ میں گرنے سے بچائیں، دنیا کو اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے دکھائیں لیکن اس کے لیے یہ دیکھنا ہو گا کہ کیا ہم اپنے آپ کو اس کے لیے تیار پاتے ہیں؟ کیا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والا بنا رہی ہیں؟ کیا ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہیں یا ہم بھی باوجود اپنے

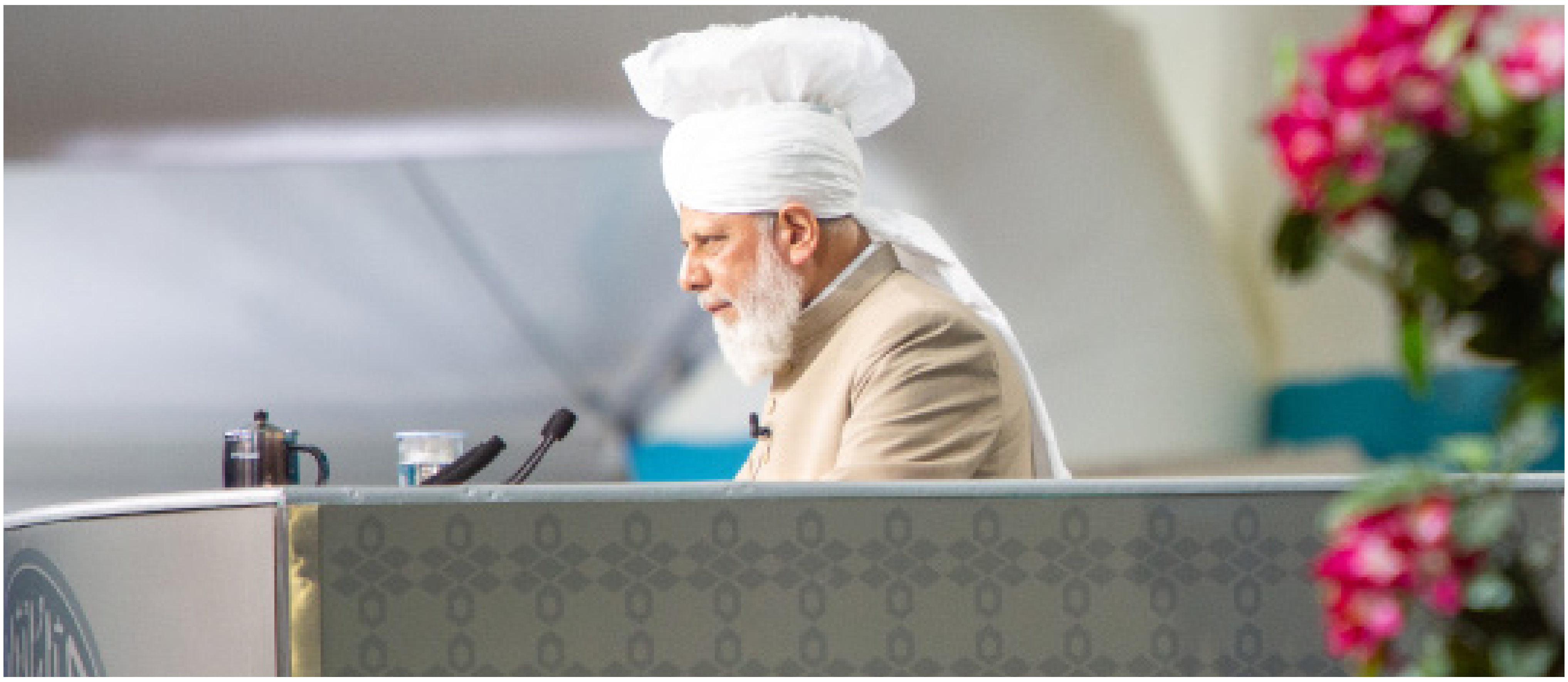

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ منسوب کرنے کے دنیا کے لہو و لعب، کھیل کود اور دل بہلاووں اور بدعات کو دین پر ترجیح دے رہے ہیں۔

آج ہم یہاں اس لیے جمع ہیں اور جلسے پر ہر سال جمع ہوتے ہیں کہ اپنی روحانی، علمی اور اخلاقی حالتوں کو درست کریں۔ تو کیا ہم اس مقصد کے لیے یہاں جمع ہیں یا جلسے کے نام پر ایک سوشل gathering کے لیے جمع ہوئے ہیں؟ کیا ہم عورتیں بھی اور مرد بھی اس جلسے میں اس ارادے اور عہد کے ساتھ آئے ہیں کہ ہم نے اپنے اندر ان دنوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں اور انہیں پھر اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے یا صرف اپنے کپڑے اور زیور دکھانے کے لیے ہم یہاں موجود ہیں یا مرد صرف مجلسیں جمانے کے لیے یہاں موجود ہیں۔ اگر تو ہم مثبت سوچیں رکھتے ہیں اور اس کے لیے بھرپور کوشش کر رہے ہیں اور کرتے ہیں یا کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں تو پھر تو ہم ان لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں ورنہ ہماری حالت بھی ان ہی لوگوں کی طرح ہے جو اس زندگی کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں خدا تعالیٰ اس مضمون کو بیان فرماتا ہے کہ دنیا عارضی ہے۔ اس کو مقصود بالذات نہ بناؤ۔ اس کو اپنی زندگی کا مقصد نہ بناؤ۔ اسی کو سب کچھ نہ سمجھو۔ یہ تو دنیاداروں کا کام ہے جو دنیا کی چکاچوند کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل کود ہے، دل بہلاوے کے سامان ہیں۔

کیا ایک عقل مند انسان اس بات کو پسند کر سکتا ہے کہ وہ سارا دن لہو و لعب اور کھیل کود میں مصروف رہے اور کوئی کام نہ کرے۔ ہاں عارضی طور پر ہم اپنے اصل کاموں سے فارغ ہو کر ضرور کچھ وقت کھیل اور دوسرے مشاغل کر لیتے ہیں جو دماغی اور جسمانی صحت کو قائم رکھنے کے لیے ہیں ۔اور دنیا دار بھی یہ کرتے ہیں لیکن ایک دنیا دار انسان بھی کبھی ہر وقت کھیل کود اور تفریح میں مشغول نہیں رہے گا۔ اگر کھیل کود اور تفریح کے سامانوں میں مصروف رہے گا تو اپنی زندگی برباد کرے گا۔ گھر میں فساد ہو گا، بھوکا مرے گا۔ کئی عورتیں مجھے لکھتی ہیں کہ ہمارے خاوند سارا دن ٹی وی یا انٹرنیٹ پر بیٹھے فضول اور لغو پروگرام دیکھتے رہتے ہیں یا باہر پھر پھرا کر دوستوں میں بیٹھ کر آ جاتے ہیں کیونکہ یہاں حکومتوں کی طرف سے ان کو سوشل ہیلپ مل جاتی ہے۔ بیماری کے نام پر کچھ مل گیا، بڑھاپے کے نام پر کچھ مل گیا یا بڑھاپے سے پہلے ہی جوانی میں ہی چھوٹی موٹی چوٹیں لگیں تو اس کے نام پر مل گیا

اور اس چیز نے ان کو ست بھی کر دیا ہے اور وقت ضائع کرنے لگ گئے ہیں۔ اور پھر اگر وقت ہے تو بجائے اس کے کہ دین کو دیں۔ اِدھر اُدھر کے فضول قسم کے پروگرام دیکھنے اور گپیں مارنے میں گزار دیتے ہیں۔ عورتوں کی طرف سے باقاعدہ بعض شکایتیں آتی ہیں کہ کوئی باقاعدہ کام نہیں کرتے۔ اس وجہ سے گھر میں ہر وقت فساد پڑا رہتا ہے۔ لیکن بہت کم ہیں جو یہ لکھیں کہ ہمارے خاوند دنیا داری میں پڑے رہتے ہیں۔ ان کا کام یا دنیا کمانا ہے یا فضول قسم کی تفریحی مصروفیات ہیں اور نماز قرآن کی طرف توجہ نہیں ہے۔ کہنے کو تو یہ مرد احمدی کہلاتے ہیں۔ کبھی ضرورت پڑے تو ڈیوٹیاں بھی دے دیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے تعلق کا خانہ خالی ہے یا وہ توجہ نہیں ہے جو ایک احمدی کو ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن مرد اور عورت کے نیکیوں کے معیار دنیا داروں سے مختلف ہونے چاہئیں۔ صرف ظاہری کھیل کود اور ٹی وی اور انٹرنیٹ وغیرہ ہی کے پروگراموں کو یا دوستوں میں بیٹھ کر گپیں مارنے کو ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لہو و لعب نہ سمجھو کہ یہ کھیل کود میں پڑ گئے ہو بلکہ تمہارا صرف اور صرف دنیا کی فکر کرنا، دنیا کے کمانے میں ہی مصروف رہنا، دین کی طرف توجہ نہ دینا یہ بھی لہو و لعب ہے۔ اپنے کمانے میں اتنا محو ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اپنی عبادت کو ہی بھول جاؤ تو یہ ساری چیزیں ایسی ہی ہیں جیسے کہ لہو و لعب۔ پس ہم احمدیوں کو مرد ہوں اور چاہے عورتیں ہوں ہوش کرنی چاہیے، خدا تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ جیسا کہ کل بھی افتتاحی تقریب میں میں نے ذکر کیا تھا کہ حضرت مسیح

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میرے ساتھ اگر بیعت کا اقرار ہے تو پھر اپنے عمل اس تعلیم کے مطابق بناؤ جو خدا تعالیٰ نے ایک مومن کے لیے بیان فرمائی ہے ورنہ بیعت کا دعویٰ صرف دعویٰ ہے۔ اس پر عمل نہ کر کے پھر اللہ تعالیٰ سے شکوہ نہ کرو کہ ہم نے دعائیں بھی بہت کیں، ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔

پس مردوں اور عورتوں دونوں کو اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ مردوں کو جب بھی کبھی موقع ملے یا میں نے پوچھا کہ تم دنیا میں اتنے پڑے ہوئے ہو اور دین کو بھول رہے ہو، بعض عورتیں شکایت بھی کرتی ہیں تو بعض مردوں کے یہ جواب ہوتے ہیں کہ ہماری بیوی کے مطالبات بہت زیادہ ہیں اور اس وجہ سے گھر میں ہر وقت جھگڑا بھی رہتا ہے۔ تُو تُو میں میں ہوتی رہتی ہے۔ بچوں پر بھی اس کا بُرا اثر پڑ رہا ہے اس لیے ہمیں زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اور اس کام کی وجہ سے، مصروفیت کی وجہ سے ہم عبادت کی طرف، اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دے سکتے۔ اوّل تو یہ عذر ہی لغو اور فضول ہے کہ وہ خدا تعالیٰ جو رزق دینے والا ہے اس کا یہ وعدہ ہے کہ جو میری طرف آئے گا میں اس کو رزق بھی دوں گا۔ کل بھی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پڑھے تھے۔ اس کو اس لیے بھول جائیں اور اس کا حق ادا نہ کریں کہ ہماری بیوی کی ڈیمانڈ بہت زیادہ ہے گویا کہ خدا تعالیٰ کے مقابلے پر بیوی کو لا رہے ہیں۔ ایسے مردوں اور عورتوں کو خدا تعالیٰ کا خوف کرنا چاہیے کہ یہ سوچ شرک کے برابر ہے۔ اور اگر ایسا شرک کرنا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈریں۔ اور اگر مردوں کا الزام غلط ہے اور مجھے امید ہے کہ ایسے جواب دینے والوں کی بیویوں کی اکثریت کی یہ سوچ نہیں ہے جس طرح مرد جواب دیتے ہیں کہ وہ خدا کو بھول کر اپنی بیویوں کا خیال رکھیں اور جن عورتوں کے بارے میں واقعی یہ بات صحیح ہے تو پھر وہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی عورت کا یہ مقام نہیں ہے۔ احمدی عورت کو تو خدا تعالیٰ کا خوف کرتے ہوئے اس داغ کو اپنے سے دھونا چاہیے۔ عورت اگر چاہے تو اس صحیح یا غلط الزام کی اصلاح کر سکتی ہے۔ عورت اپنے خاوند کو کہے کہ تم دین کو چھوڑ کر جو دنیا مجھے کما کر دینا چاہتے ہو مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ واضح کرے کہ یہ دنیا دار کا کام ہے کہ ایسی باتیں ہوں کہ فلاں رشتے دار کا گھر ایسا ہے تم بھی ایسا گھر بناؤ یا ہمارے پاس اعلیٰ قسم کی کار ہونی چاہیے یا مجھے بڑی شرمندگی ہوئی جب میں نے دیکھا کہ فلاں سہیلی شادی پر بہت اعلیٰ زیور پہن کر آئی ہوئی تھی اور میرے پاس معمولی زیور تھا یا فلاں عورت کا خاوند بھی تمہارے جیسا ہی ہے اور وہی کام کرتا ہے لیکن اس کی بیوی تو ڈیزائنر کے کپڑے پہنتی ہے۔ یہ لوگ جو یہ سب کچھ کرنے والے ہیں ان کے اندر خدا کا خوف نہیں ہوتا، ان کو غریب کا درد عموماً نہیں ہوتا اور ایک احمدی عورت یہ واضح کرے کہ میں ایسی خود غرض نہیں ہوں، واضح کرے کہ میری توجہ تو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی طرف ہے اور تم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر کے پھر جو تمہارے فرائض اور حقوق ہیں وہ ادا کرو۔

پس ہر عورت کو یہ واضح کرنا چاہیے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر یہ سب کچھ نہیں چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم مجھے بھول گئے، میرے احکامات کو بھول گئے تو اپنی زندگی کی حقیقت کو بھول گئے۔ سمجھتے ہو کہ دنیا کو پا کر ہم نے سب کچھ پا لیا حالانکہ تم نے کچھ بھی حاصل نہیں کیا بلکہ سب کچھ گنوا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبصورت مثال سے ہمیں سمجھایا ہے۔ فرمایا ہے کہ مال اور اولاد کو فخر کا باعث نہ سمجھو۔ یہ تو صرف ظاہری زینت ہے اس کی مثال اس فصل کی طرح ہے جس کو بارش کا پانی خوب سرسبز کرتا ہے۔ بڑی خوبصورت لہلہاتی ہوئی فصل ہوتی ہے۔ پانی سے اس میں ظاہری طور پر بھی نکھار آتا ہے اور پھر یہ ایک موقع پر آ کر زرد ہو جاتی ہے۔ اور جب فائدے کا وقت آتا ہے تو اس پر گرم ہوا چلتی ہے اور اسے چُورا چُورا کر کے ہوا میں بکھیر دیتی ہے۔ انسان ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔ اس کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس تم لوگ جو اس زندگی کے سامان کو، خوبصورت گھروں کو، خوبصورت کاروں کو، اپنے بینک بیلنس کو، جائیدادوں کو، اولادوں کو بڑائی کا ذریعہ سمجھتے ہو ان چیزوں سے آخر میں تمہارے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد یہ نہیں پوچھے گا کہ کتنی جائیداد چھوڑی ہیں؟ کتنا مال چھوڑا ہے؟ کتنی اولاد چھوڑی ہے؟ پوچھے گا تو صرف یہ کہ تمہارے اعمال کیا تھے؟ کون کون سی پاک تبدیلیاں تم نے اپنے اندر پیدا کیں؟ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا؟ کیا تم نے اپنی اور اپنی اولاد کی عبادتوں کی حفاظت کے لیے کوشش کی؟ کیا تم نے اپنے خاوندوں کو کہا کہ مجھے تمہارے پیسے سے زیادہ تمہارا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا پسند ہے؟ مجھے تمہارے لیے یہ پسند ہے کہ اپنے بچوں کے سامنے ایسا نمونہ بنو جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہو۔ اگر اس کا جواب ہاں میں ہے تو پھر یہ عورتیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے دین و دنیا کی جنتوں کی وارث بن گئیں ۔ اگر نہیں تو پھر ان گرم ہواؤں کے تھپیڑوں سے خوفزدہ ہونے کا مقام ہے جو اسی طرح جھلسا کر ریزہ ریزہ کر دیتی ہیں جس طرح فصلوں کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہیں۔

مردوں کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ باتیں جو میں کر رہا ہوں وہ سب کچھ صرف عورتوں کے ساتھ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہاں مومنوں کے لیے کہا ہے، دنیا والوں کے لیے کہاہے، اپنی مخلوق کے لیے کہا ہے، انسانوں کے لیے کہا ہے۔ مردوں کا یہ جواب انہیں ان گرم ہواؤں کے تھپیڑوں سے بچا نہیں سکے گا کہ میری بیوی بہت مطالبے کرتی تھی، میں مجبور تھا کہ اپنی نمازیں وقت پر ادا کروں یا پوری پانچ نمازیں بھی پڑھ سکوں یا اور اس لیے میں ادا نہیں کر سکا۔ پس مردوں کے لیے بھی خوف کا مقام ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ان لوگوں میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے جو آخرین کو پہلوں سے ملانے والے ہیں۔ اس لیے ہمیں ہر نیکی کی بات میں ان پہلوں کی تقلید کرنے کی ضرورت ہے، ان کے پیچھے چلنے کی ضرورت ہے۔ اگر ان کے نمونے پر چلنے کی کوشش کریں گے تو یہ سوال نہیں ہو گا کہ بیوی نے مطالبہ کیا اور اس کے مطالبات پورے کرنے کے لیے مجھے زیادہ کام کرنا پڑا اور میں اپنی نمازوں کی حفاظت نہیں کر سکا۔ یا بیوی کا یہ جواب نہیں ہو گا کہ یہ میرا خاوند میری بات نہیں مانتا اور وقت ضائع کرتا ہے، دنیا داری میں پڑا ہوا ہے اور میرا نام لگا دیتا ہے۔ ہاں اس زمانے میں ان پہلوں میں اگر شکایات تھیں تو یہ شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں کہ خاوند بیوی کے بارے میں کہہ رہا ہے کہ یہ دن میں بھی اور رات میں بھی عبادت میں لگی رہتی ہے اور میرے حق ادا نہیں کرتی۔ یہ شکایت بیوی سے خاوند کو تھی جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنی گھریلو ذمہ داریاں اور خاوند کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی نصیحت فرمائی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 213 حدیث 11823 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

اور عورت کی طرف سے اگر یہ شکایتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچیں کہ میں تیار ہو کر اپنا حلیہ ٹھیک کر کے اس لیے نہیں رہتی کہ میرے خاوند کو میرے سے کوئی غرض ہی نہیں ہے۔ وہ میری طرف دیکھتا ہی نہیں۔ رات کو وہ عبادت کرتا رہتا ہے، دن کو وہ روزے رکھتا ہے۔ میری طرف اس کی توجہ ہی نہیں ہے تو پھر کس کے لیے میں تیار ہوں؟ کس کے لیے میں بنوں اور سنوروں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو بلا کر کہا کہ میرے اُسوے پر چلو، میں عبادت بھی کرتا ہوں اور گھر کے اور بیوی کے حقوق بھی ادا کرتا ہوں۔ چنانچہ چند دن کے بعد وہ عورت دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو ملی تو بڑی تیار ہوئی ہوئی تھی بنی سنوری

ہوئی تھی۔ جب انہوں نے پوچھا کہ یہ تبدیلی کیسی ہے تو اس نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بعد اب میرا خاوند میری طرف توجہ کرتا ہے اور اس لیے پھر میں نے بھی اپنا حلیہ درست کر لیا ہے۔

(مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 396 حدیث 7612 کتاب النکاح مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

وہ عورتیں بنتی سنورتی تھیں تو فیشن کے لیے نہیں، دنیا کو دکھانے کے لیے نہیں، دنیا سے متاثر ہو کر نہیں بلکہ اپنے گھروں میں ایک پاکیزہ ماحول بنانے کے لیے۔ پس یہ ایک احمدی عورت کا شیوہ ہونا چاہیے کہ میک اپ کر کے، بغیر پردے کے انہوں نے بازاروں میں نہیں پھرنا۔ اگر شادی سے پہلے بھی یہ لڑکیوں میں ہے تو صرف اپنے عورتوں کے ماحول میں یا اپنے محرم رشتے داروں کے سامنے تیار ہونا اور بننا سنورنا ہے۔ یہ نہیں کہ فلاں گھر کے ساتھ ہمارے فیملی تعلقات ہیں، فیملی دوست ہیں، ان کے گھر آنا جانا ہے اس لیے ان کے مردوں سے بھی پردے اور حجاب ختم ہو جائیں اور بن سنور کر ان کے سامنے پیش ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ حیاء عورت کا زیور ہے اور یہی وہ زینت ہے جس پر عورت کو فخر ہونا چاہیے نہ کہ دنیا کے کھیل کود اور بہلاوے کے سامان اور سوشل gathering اور غیر گھروں میں جا کر لڑکیوں کا راتوں کو رہنا کہ اس خاندان سے ہماری پرانی دوستی ہے۔ جب حجاب کھلتے ہیں تو پھر بے حیائیاں پیدا ہوتی ہیں اور یہی کچھ ہم اس نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے میں دیکھ رہے ہیں۔

میں یہ باتیں کر رہا ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ اگر یہاں کوئی پریس والے ہوں گے تو کہہ دیں گے کہ دیکھو عورت کے حقوق کی باتیں ہمارے سامنے کرتے ہیں لیکن اپنی لڑکیوں اور عورتوں پر اس طرح پابندی لگا رہے ہیں تو یہ جو بھی چاہے کہیں۔ اگر ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے تو پھر ہم نے وہی کرنا ہے جو ہمیں ہمارا دین سکھاتا ہے۔ یہ بھی واضح کر دوں کہ چھوٹی عمر کے لڑکوں کا بھی راتوں کو باہر رہنا اسی طرح لغو ہے جس طرح لڑکیوں کا رہنا۔ لڑکوں کو بھی دوسروں کے گھروں میں تفریحی پروگراموں کے نام پر راتیں نہیں گزارنی چاہئیں۔ ماں باپ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ ان قدروں کی حفاظت مرد اور عورت کریں گے تو اپنی دینی تعلیم اور اقدار پر بھی قائم رہیں گے۔ ہاں جہاں اللہ اور اس کے رسول نے یہ اجازت دی ہے کہ کچھ وقت کے لیے حجاب اتار دو یا غیر مرد کو چہرہ دکھا دو تو وہاں یہ جائز ہے۔ ڈاکٹر کے پاس یا رشتے کے وقت یا بعض اَور مجبوریوں کی وجہ سے اتارنا پڑتا ہے لیکن وہ مجبوریاں جائز ہونی چاہئیں۔ صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی ہمیں تلقین کی گئی ہے۔ ان کے نمونے کیا تھے؟ عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا کیا نمونہ دکھایا کہ آپ نے ایک شخص کو یہ کہنے پر کہ فلاں جگہ میں رشتہ کر رہاہوں۔ آپؐ نے اسے فرمایا جاؤ اور اسے کہو کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے کہ رشتے سے پہلے میں آپ کی بیٹی کو دیکھ لوں۔ لڑکی کا باپ اس بات پر دروازے کے باہر آ کے بڑا ناراض ہوا کہ میں بالکل اپنی بیٹی کو تمہارے سامنے نہیں لاؤں گا۔ بیٹی یہ باتیں سن رہی تھی۔ گھر کے دروازے سے اپنا چہرہ باہر نکال کر کہا کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اور ان کا یہ حکم ہے تو میرا چہرہ دیکھ لو۔ مرد کا بھی تقویٰ دیکھیں کہ اس نے فوراً اپنی نظریں نیچی کر لیں کہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا پاس اس قدر ہے، احترام ہے تو میں اس تقویٰ کی بنیاد پر ہی رشتہ طے کرنا چاہتا ہوں اور اب مجھے چہرہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 39 صفحہ 140-141، خطبہ بیان فرمودہ 6 جون 1958ء)

پس یہ ہے ایک حقیقی مسلمان لڑکی کی شان اور اطاعت کا معیار اور یہ ہے ایک مسلمان لڑکے کے تقویٰ کا معیار کہ دین کو ہر صورت میں دنیا پر مقدم کیا۔ کیا ہمارے معیار یہ ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشتے کے وقت تم لڑکی کی شکل اور صورت دیکھتے ہو، اس کی دولت دیکھتے ہو، اس کا خاندان دیکھتے ہو، خوبصورت ہے، دولت مند ہے یا اچھے خاندان کی بیوی تمہیں ملے۔ لیکن فرمایا کہ اصل چیز جو تمہیں دیکھنی چاہیے وہ یہ ہے کہ تم یہ دیکھو کہ اس میں نیکی اور تقویٰ ہے۔ تم اس کا دین دیکھو۔

(صحیح البخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین حدیث 5090)

اگر اس بات کا خیال ہمارے لڑکے اور لڑکیاں رکھیں تو پھر دنیاوی خواہشات اور زینت اور تفاخر کے بجائے دین دار لڑکوں کو لڑکیاں بھی پسند کریں گی اور لڑکے بھی دین دار لڑکیوں کو پسند کریں گے۔ ظاہری ساز و سامان اور خوبصورتی کے بجائے دین دار گھروں میں اور لڑکیوں کے ساتھ رشتے ہوں گے اور پھر ایسے معاشرے میں دوڑ دنیا کی زینت اور دولت اور تفاخر کے لیے نہیں ہو گی، اس کے پیچھے نہیں پڑے رہیں گے بلکہ دین میں بڑھنے کے لیے دوڑ ہو گی۔ اس کوشش میں ہوں گے کہ کون سا خاندان اور کون سا گھر دینی لحاظ سے سب سے اعلیٰ ہے۔ ہمارے لڑکے جماعت کے اندر دین دار لڑکیاں تلاش کریں گے نہ یہ کہ ہم جب تک واقفیت نہ ہو، جب تک دوستی نہ ہو ہم کس طرح رشتے کر سکتے ہیں؟ اور لڑکیوں میں بھی احساس پیدا ہو رہا ہے کہ لڑکے باہر رشتے کرتے ہیں۔ جو ایسا کرتے ہیں ان گھروں میں ان کی ماؤں کی تربیت صحیح نہیں ہے۔ کیوں بچوں، لڑکوں کے ذہنوں میں بچپن سے ہی نہیں ڈالا جاتا کہ تم نے نیک اور دین دار لڑکی سے رشتہ کرنا ہے۔ اگر مائیں اپنے بچوں کی تربیت، خاص طور پر لڑکوں کی تربیت اس نہج پر کریں کہ تمہیں دین دار لڑکی سے شادی کرنی چاہیے تو لڑکے بھی پھر دین پر قائم ہوں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ لڑکے کہیں کہ ہماری بیویاں تو دین دار ہوں اور ہم آزاد ہوں، جو چاہیں کرتے پھریں۔ دین دار لڑکی بھی پھر دین دار خاوند کو ہی تلاش کرے گی۔ وہ یہی چاہے گی کہ لڑکا بھی دین دار ہو۔ پس ہمارے لیے فخر کی جگہ ہمارا دین اور اس کے احکامات پر عمل ہونا چاہیے نہ یہ کہ فخر کی جگہ یہ ہو کہ ہم لہو و لعب اور دنیا دکھاوے میں پڑے ہوئے ہوں۔

ایک موقعے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو بڑا انذار فرمایا ہے۔ اور اس بات پر فرمایا کہ عورتیں جو دنیا کی دنیاوی چیزیں ہیں ان کا لوگوں کے سامنے اظہار کرتی ہیں۔ فرمایا کہ جو عورت سونے کے زیور بناتی ہے اور اس پر فخر کا اظہار کرتی ہے اور اس کے لیے عورتوں یا مردوں کو دکھاتی ہے۔ صرف باہر نہیں دکھاتی بلکہ اپنی عورتوں کو بھی فخر سے دکھاتی ہے تو فرمایا کہ اس عورت کو عذاب دیا جائے گا۔ بڑا انذار ہے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الخاتم باب ما جاء فی الذھب للنساء حدیث 4237)

پس جیسا کہ پہلے بھی ایک صحابیہ کے حوالے سے ذکر ہوا ہے کہ بننا سنورنا، زیور پہننا اس نے اس لیے نہیں کیا کہ اس کے خاوند کی اس پر توجہ نہیں تھی۔ بننا سنورنا زیور پہننا منع نہیں ہے مگر اس پر فخر کرنا اور اس کا غیر ضروری اور نامناسب اظہار کرنا یہ غلط ہے۔ خوشی کے موقعے پر لڑکیاں عورتیں بنتی سنورتی ہیں اور یہ جائز ہے مگر اس کا اظہار صرف محرم رشتوں کے سامنے ہو نہ یہ کہ سڑکوں اور بازاروں میں پھریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب الحیاء من الایمان حدیث 24)

پس جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے یہ عمل کریں گی یا مرد یہ نیک عمل کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی رحمت کی چادر کے نیچے آ جائیں گے جو ہر گرم ہوا سے انسان کو محفوظ رکھتی ہے اور نہ صرف گرم ہواؤں سے محفوظ رکھتی ہے بلکہ ٹھنڈی خوش گوار ہواؤں سے پھر انسان فائدہ

بھی اٹھاتا ہے۔ پس اس کے لیے کوشش کی ضرورت ہے۔ دینی احکامات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ شیطان سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ضرورت ہے۔ شیطان نے تو آدم کی پیدائش سے ہی قسم کھائی ہوئی ہے کہ میں انسانوں کو ورغلاؤں گا۔ انہیں نیکیوں پر چلنے کی بجائے دنیا کی زینت اور چمک دکھاؤں گا۔ لہو و لعب میں مبتلا کروں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا کہ میں کسی کو زبردستی نیکیوں کی طرف نہیں بلاؤں گا۔ انسانوں کو کہہ دیا کہ تمہیں آزادی ہے، میرے احکامات پر عمل کرو یا شیطان کے پیچھے چلو لیکن یہ یاد رکھو کہ شیطان کے پیچھے چلنے والوں کو پھر دائمی جنتوں سے محروم رہنا پڑے گا۔ پس یہ فیصلہ ہمارا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا چاہتے ہیں یا شیطان کے پیچھے چل کر دین سے دور جانا چاہتے ہیں۔ دنیا کے عارضی سامانوں پر خوش ہونا چاہتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی دائمی جنتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ایک احمدی کو مرد ہو یا عورت اس طرح اپنی زندگی کا جائزہ لینا چاہیے کہ کیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر آخرین میں شامل ہو کر پہلوں سے ملنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کر رہا ہوں یا کر رہی ہوں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر تم صحیح رنگ میں میری پیروی کرو گے تو پھر جو کچھ صحابہ نے دیکھا تم بھی دیکھو گے۔(درثمین اردو صفحہ 56)اور میری پیروی انہی احکامات پر چلنے میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ اس رہ نمائی پر عمل کرنے میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ یہ ورلی زندگی متاع الغرورہے، دھوکے کا عارضی سامان ہے۔ پس عارضی سامان کے پیچھے ہم کیوں اپنی زندگیاں برباد کر رہے ہیں۔

جو دوسری آیت میں نے تلاوت کی ہے وہ نکاح کے خطبے میں بھی پڑھی جاتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ایمان تقویٰ کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ ایمان اور تقویٰ کا یہ مضمون میں نے کل بھی بیان کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر چلنے والی ہر جان کا یہ کام ہے کہ وہ اپنی کل پر نظر رکھے۔ یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے۔ صرف حال کی حالت نہ ہو مستقبل کی بھی فکر ہو۔ یہ دنیا کے سامان تو آج کی چیزیں ہیں کل نہیں ہوں گی۔ کل کے کام آنے والی چیز تقویٰ ہے، وہ نیکیاں ہیں جو تم نے اس جہان میں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی ہے جن کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ دولت اور دنیاوی عزت اور دنیاوی علم یا فیشن یا اس قسم کی چیزیں ان چیزوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سوال نہیں کرے گا۔

اسی طرح تمہارا کل تمہاری اگلی زندگی کے علاوہ تمہاری اولاد اور تمہاری نسل بھی ہے۔ اس کی تربیت تقویٰ کی بنیادوں پر کرو تو یہ اولاد بھی تمہارے درجات کی بلندی کے کام آئے گی۔ نیک اولاد دین پر قائم رہنے والی اولاد تمہارے لیے دعا کرنے والی اولاد ہو گی۔ دین کو دنیا پر مقدّم کرنے والی اولاد تمہارے درجات کی بلندی کا ذریعہ بنے گی۔ پس عورت کے ذمہ اولاد کی تربیت کی جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے اس کا حق ادا کرتے ہوئے اسے پورا کرنے سے ہی اس بات کا اظہار ہو گا کہ تم کل کے لیے کیا آگے بھیج رہے ہو۔ اگر مائیں بچوں کی صحیح تربیت بچپن سے کریں تو الا ماشاء اللہ نیک اولاد پروان چڑھے گی، دین پر قائم رہنے والی اولاد پروان چڑھے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے ہر عمل سے خوب باخبر ہے۔ وہ ہر وقت ہمیں دیکھ رہا ہے۔ ہماری سوچوں کو بھی جانتا ہے۔ ہماری مخفی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ ہماری نیتوں کو بھی جانتا ہے۔ پس اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اسے یہ علم ہے کہ ہم جب اپنے آپ کو زمانے کے امام سے منسوب کرتے ہیں تو کس حد تک اس کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ اپنے عملوں سے ہم کس حد تک اپنے آپ کو مسیح موعود کی جماعت سے جڑنے کا حق دار بنا رہے ہیں۔ اپنی اولاد کی تربیت سے کس حد تک ہم انہیں ایک احمدی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں بنانا چاہتے ہیں۔ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کو دین پر قائم رکھنے اور ان کے دین کی حفاظت آپ کا کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام کے لیے آپ کو نگران بنایا ہے۔ آج کی مائیں بھی اور وہ لڑکیاں بھی جو کل ان شاء اللہ تعالیٰ مائیں بننے والی ہیں اس بات کو سمجھیں، غور کریں، منصوبہ بندی کریں، اپنی حالتوں کے جائزے لیں، اپنے دینی علم کو بڑھائیں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کے لیے ان تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں جو ممکن ہیں۔ اپنی نسلوں کے ذہنوں میں یہ بات راسخ کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ دنیا ہمارا مقصود نہیں ہونی چاہیے۔ دنیا کے لہو و لعب ہمارا مطمحِ نظر نہیں ہونے چاہئیں۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

اگر آپ کے عمل اس تعلیم کے مطابق نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ اگر ہماری عبادتوں کے وہ معیار نہیں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اگر ہمارے اخلاق کے وہ معیار نہیں جو لہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اگر ہماری حیاء کے وہ معیار نہیں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اگر ہمارے آپس کے معاشرتی تعلقات وہ نہیں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اگر ہمارا ظاہر و باطن ایک نہیں۔ اگر ہم بغیر دینی علم میں اضافے کے صرف اس لیے احمدی ہیں کہ ہمارے باپ دادا احمدی تھے تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس بات پر نظر نہیں رکھ رہے کہ ہم نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے بلکہ ہم اس دنیا کے عارضی سامان کے دھوکے میں ہی پڑے ہوئے ہیں۔ مرد بھی اور عورتیں بھی۔ پھر آپ کے بچوں کے دین پر قائم رہنے کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ پھر اس بات کی بھی کوئی ضمانت نہیں کہ آپ اور آپ کی اولادیں اللہ تعالیٰ کی دائمی جنتوں کو حاصل کرنے والی بن سکیں گی۔ پس اگر اپنی اور اپنی نسلوں کی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے تو بڑی سنجیدگی سے، بڑی کوشش سے، بڑے مجاہدے سےہمیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی کوشش کرنی پڑے گی ۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ کسی کے ماں باپ کتنے نیک تھے یا انہوں نے کتنی قربانیاں دیں یا کتنی مالی اور جانی قربانیاں پیش کیں۔ اُن کے عمل کا صلہ اُنہیں ملے گا اور ہمارے عمل کا صلہ ہمیں ملنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت فاطمہؓ کے بارے میں بھی فرمایا تھا جو آپ کو اپنے سب بچوں سے پیاری تھیں کہ وہ بھی اس لیے نہیں بخشی جائے گی کہ میری بیٹی ہے۔ رسول اللہ کی بیٹی ہونے کی وجہ سے نہیں بخشی جائے گی بلکہ فرمایا کہ تمہارے عمل ہی تمہارے کام آئیں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب فی قولہ تعالیٰ وانذر عشیرتك الاقربین حدیث (204)

تو پھر باقیوں کو کس قدر کوشش کرنی چاہیے اور ہمارے لیے کتنا خوف کا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت اور مرد کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اپنے عملوں کو اس طرح ڈھالیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں۔ اس دنیا کے عارضی سامانوں کی بجائے اس بات پر نظر رکھنے والے ہوں کہ ہم نے اپنے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

ایڈیٹر کی ڈاک

تاثرات۔ آراء۔ تجاویز

مکرم نذیر احمد خادم لکھتے ہیں الحمد للہ ثمّ الحمد للہ! کہ پیارے آقا حضور انور اید ہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں روزنامہ الفضل کی ایک طویل تعطّل کے بعد از سر نو آن لائن اشاعت کی نوید جانفزا سنائی جس سے روئے زمین پر بسنے والے کروڑوں احباب جماعت کے دل باغ باغ ہو گئے اور چہار دانگِ عالم میں مسرت و شادمانی کی ایک لہر دوڑ گئی اور دل ربِّ رحمان و منّان کی حمد و ثنا سے معمور ہو گئے۔ایک در بند تو سو در کھلا۔"کون ہے جو خدا کے کاموں کو روک سکے"بہر حال خوشی اور شاد مانی کے اس موقع پر اپنے محبوب آقا و امام ایدہ اللہ الودود ، روئے زمین میں بسنے والے شمع خلافت کے پروانوں کو اور قارئین کرام روزنامہ الفضل اور آپ کی ٹیم اور رفقائے کار کی خدمت میں"مبارک سو مبارک"

مکرم مجید احمد بشیر لکھتے ہیں

مورخہ 13دسمبر 2019ء کوحضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنا۔ ویب سائٹ کے ذکر کے ساتھ لندن سے الفضل کے اجراء کا سن کر انتہائی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ جب حضور انور نے فرمایا کہ اخبار ڈاؤن لوڈ کر کے پرنٹ بھی لیا جا سکتا ہے تو اپنی اہلیہ عقیلہ کاایک خواب یاد آگیا۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ اخبار روزنامہ ایک سفید چمک دار کاغذ پر بہت ہی خوبصورت طرز پر شائع ہوا ہے اور دیکھتی ہیں کہ اس میں میرا مضمون بھی شائع ہوا ہے۔ بہر حال بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر دم آپ کے ساتھ ہو۔

سانحہ ارتحال

(لندن۔ مانیٹرنگ ڈیسک) مکرم احمد زمان تنویر (تنویر فوٹو سٹوڈیو) تحریر کرتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ امتہ السلام اہلیہ مکرم حافظ محمد رمضان مرحوم خادم سلسلہ 13 دسمبر 2019 کو اپنے گھر دارلرحمت وسطی ربوہ میں بعمر 97 سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن

مرحومہ کے والد محترم حافظ سلطان حامد ملتانی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو قرآن کریم حفظ کروانے میں تعاون کی سعادت حاصل کی جبکہ حافظ محمد رمضان صاحب کوحضرت خلیفۃ رابعؒ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت ملی۔

آپ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر مکرم سید خالد احمد شاہ ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی نے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ طاہر آباد میں ہوئی۔ بعد تدفین محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

عرفان احمد خان۔ جرمنی

ترک احمدی احباب و خواتین کا تبلیغی و تربیتی ریفریشر کورس

شعبہ تبلیغ جرمنی کے زیر انتظام جرمنی میں رہائش پذیر ترک احمدی احباب و خواتین کا سالانہ تربیتی و تبلیغی ریفریشرکورس مورخہ 14 دسمبر 2019ء کو مسجد بیت الواحد Hanau میں منعقد ہوا۔ جس میں جرمنی بھر سے 28 مردوں اور 28 ترک خواتین نے شرکت کی۔ ریفریشر کورس کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں حضور کی اجازت سے آذربائیجان کے صدر جماعت و مبلغ مکرم اطہر محمود نے بھی شرکت کی۔ علاوہ ازیں ترکی کے مبلغ سلسلہ مکرم صادق احمد بٹ ، صدر انصاراللہ Mr Kubilay اور معلم جماعت عثمان شکر ترکی سے تشریف لائے۔ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جمعہ کے روز سے شروع ہوا جن کا طعام و قیام کی ذمہ داری مکرم مبارک احمد چھٹہ ریجنل امیر اور اُن کی ٹیم کے ذمہ تھی۔

ہفتہ کی صبح ریفریشر کورس کی افتتاحی تقریب مبلغ سلسلہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عثمان شکر نے کی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار نے اپنی افتتاحی تقریر میں برکات خلافت پر اظہار خیال کیا۔ مکرم محمد احمد راشد مبلغ سلسلہ نے جرمنی میں ترک ڈیسک کے کام کی تفصیلات بیان کیں۔ جن میں اجلاسات کے علاوہ ہر ہفتہ کی شام کو راہ ہدیٰ کی طرز پر پیش کیا جانے والا لائیو پروگرام۔ کتب کے تراجم اور دوستوں میں باہمی محبت کت فروغ بڑھانے کے لئے ذاتی رابطے بڑھانے کی تفاصیل پیش کیں۔ صدر انصار اللہ ترکی نے "مسیح کے آنے کا مقصد" جیسے اہم موضوع پر تقریر کی۔

دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے دوران نماز ظہر و عصر ادا کی گئی ۔شام کے اجلاس میں مکرم حافظ فرید احمد خالد نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے جرمنی میں جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کی تفاصیل سے آگاہ کیا۔ مکرم صادق احمد بٹ مبلغ سلسلہ نے جماعت کے مالی نظام اور چندہ کی اہمیت بیان کی۔ چندہ تحریک جدید اور وقف جدید کے نظام کے تحت بیرونی مشنوں کے قیام سے آگاہ کیا۔

آزربائیجان میں کیونکہ ترکی زبان بولی جاتی ہے اس لئے ترکی جماعت اور آزر بائیجان میں تبلیغی تعاون بڑھانے کے حوالے سے نیشل سیکرٹری تبلیغ نے مشاورتی اجلاس بھی کیا۔ نماز عشاء کے بعد عشائیہ کا اہتمام تھا۔ جس میں مہمانوں کے علاوہ Hanau جنّن اور حلقہ کے احباب بھی مدعو تھے۔ اس موقع پر مہمانوں اور مبلغین سلسلہ نے مختصر تقاریر کیں۔ ریجنل امیر مکرم مبارک احمد چھٹہ اور حلقہ کے صدر مکرم احمد حسنی جنجوعہ نے خدمت کا موقع دینے پر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد سب نے ایک ساتھ کھانا کھایا۔ کھانے کے اختتام پر ترک روایات کے مطابق مہمانوں نے قیام و طعام میں مدد کرنے والے کارکنان سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ کارکنان کے آنے پر سب سے نام با نام تعارف حاصل کیا۔

یاد رہے کی بیت السبوح کے بعد بیت الواحد اپنی وسعت کی بدولت مرکزی تقریبات کا ہیڈکوارٹر ہے۔ جماعت اور ذیلی تنظیموں کی میٹنگز، سیمینارز، ورکشاپ اور تربیتی کلاسز کا انعقاد یہاں ہونے کا معمول ہے ۔ جس میں ممبران جماعت Hanau کو خدمت بجا لانے کی توفیق ملتی ہے۔

اطلاعات اعلانات

(لندن مانیٹرنگ ڈیسک)

رپورٹ اجتماعی وقار عمل خدام گھانا

(احمد طاہر مرزا۔نمائندہ گھانا)

جماعت احمدیہ گھانا کے 88ویں جلسہ سالانہ(جنوری 2020ء) کے سلسلہ میں گھانا کے خدام کے اجتماعی وقار عمل کا سلسلہ جاری ہے اور گزشتہ دو ماہ سے باغ احمدوینبا میں -Pomadze ,Winne ba میں جلسہ کی صفائی کا کام ہو رہا ہے جس میں مجلس خدام الاحمدیہ کی ٹیمیں گھانا کے 17 زونز سے گھنٹوں وقار عمل کرتی ہیں۔ جس میں جلسہ گاہ ،رہائش گاہیں اور دیگر مقامات کی جگہوں پر جڑی بوٹیوں کی صفائی کا کام شامل ہے۔نیز مختلف میدانوں کی مینیجمنٹ برائے جلسہ کے کام شامل ہیں۔

اسی سلسلہ کا ایک وقار عمل Accra زون کے خدام کی ٹیم نے مورخہ یکم دسمبر 2019ء کو صبح 9 بجے سے 2 بجے دوپہر تک مسلسل پانچ گھنٹے اجتماعی وقار عمل کیا جس میں 75خدام شامل ہوئے اس وقار عمل میں جلسہ گاہ کی گھاس و جڑی بوٹیوں کی کٹائی و صفائی کی اور زمین کو ہموار کیا۔

زونل مبلغ سلسلہ مکرم مولوی نعمت اللہ طائر نے بھی اس وقار عمل میں حصہ لیا۔اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ گھانا کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

خدام الاحمدیہ زون اکرا گھانا کی طرف سے عطیات خون

(گھانا۔فہیم احمد خادم۔احمد طاہر مرزا۔نمائندگان) اکرا -Ac cra زون کے مبلغ سلسلہ مکرم سید نعمت اللہ طائر اطلاع دیتے ہیں۔

احمدیت نام ہے خدمتِ انسانیت کا۔احمدیہ مخلوق خدا کی بھلائی کا دوسرا نام ہے۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا کہ "مرا مطلوب و مقصود و تمنا خدمتِ خلق است" دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اپنی بساط کے مطابق دکھی انسانیت کی خدمت میں کوشاں ہے۔خدمتِ خلق کا ایک ذریعہ خون کا عطیہ دینا ہے جس سے زندگیوں کو موت کے منہ میں جانے سے بچایا جاتا ہے۔ مورخہ 8نومبر2019ء کو مجلس خدام الاحمدیہ اکرا زون کے 15 خدام نے جذبہ خدمت خلق کے تحت اکرا کے La General ہسپتال کے لئے 15 یونٹ خون کا گراں قدر عطیہ پیش کیا۔ ہسپتال کی انتظامیہ نے احمدی خدام کے اس کار خیر پر بے حد خوشی کا اظہار کیا۔

جماعت احمدیہ گھانا کی یہ روایت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتی جارہی ہے کہ ہر سال اب تو ہزاروں کی تعداد میں عطایا خون کی بوتلیں پیش کی جاتی ہیں۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے اس خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے یادگاری شیلڈز دی جارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خدام الاحمدیہ کے یہ عطیاتِ خون قبول فرمائے۔آمین

DAILY ALFAZL LONDON (Online Edition)
ANDROID APP ON Google Play
web: www.alfazlonline.org Twitter: @alfazlonline
Email: info@alfazlonline.org WhatsApp No. 00447493785065 00447951614020
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء ان میں سے ایک پر بھجوائیں

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر۔ کینیڈا

ام الامراض قبض کا کارگر ہومیو ہربل علاج

قبض کی تعریف

پاخانہ کا مکمل طور پر خارج نہ ہونا۔ بلکہ اس کے کچھ حصہ کا اندر رہ جانا طبی اصطلاح میں قبض کہلاتا ہے۔

قبض کا تعلق غذا کی کیفیت وماہیت سے ہے۔ پیٹ میں داخل ہونے والا ہر کھانا اپنے سے پہلے کھائی ہوئی خوراک کو آگے دھکیل کر اپنے لیے جگہ پیدا کرتا ہے۔ اس طرح ہر چار چھ گھنٹہ کے بعد غذا کی مناسبت سے آنتوں میں خاص قسم کی حرکات کی مدد سے پہلی غذا کو آگے دھکیلتے ہوئے اسے مقام اخراج کے قریب لے جاتا ہے۔ اس سے پاخانہ کی حاجت کا احساس ہوتا ہے۔ اگر غذا ایسے اجزاء پر مشتمل ہو جو تمام ہضم ہو جاتے ہوں تو انتڑیوں کے لیے باہر نکالنے کو کچھ نہیں بچتا۔ جیسے دودھ اور گوشت کا بیشتر حصہ ہضم ہو کر جسم کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور باہر نکالنے کو بہت ہی کم باقی بچتا ہے۔ جبکہ پھل اور سبزیاں ایسے اجزاء پر مشتمل ہوتے ہیں جو مکمل طور پر جزوبدن نہیں بنتے اور اس طرح انتڑیوں کے لیے پھوک کی معقول مقدار بچ جاتی ہے اور فراغت واجابت کا عمل بڑے اطمینان سے انجام پاتا ہے۔

پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ سبزیاں اور پھل ہمیں معدنیات اور وٹامنز کے علاوہ کوئی خاص چیز مہیا نہیں کرتے مگر اب تازہ ترین تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے پھوک میں موجود ریشے غیر ضروری نمکیات کے اخراج کا باعث بن کر مواد فاسد کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں ریشہ دار غذائیں مواد فاسد کو خارج کر کے تمام امراض خصوصاً امراض قلب سے بچاتی ہیں۔

قبض کی اقسام

قبض کی دو اقسام ہوتی ہیں۔
1۔ اتفاقی یا عارضی۔
2۔ دائمی، عادتی یا پرانی قبض۔

بعض اوقات قبض اس قدر خفیف ہوتی ہے کہ ایک شخص کو اس کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ وہ قبض میں مبتلا ہے۔

صحت مند انسان کی اجابت

چونکہ اکثر لوگ صحت مند انسان کی اجابت وفراغت سے واقف نہیں ہوتے لہٰذا وہ نہیں جانتے کہ ان کے اندر مادہ فاسد موجود ہے یا بالفاظ دیگر وہ تندرستی یا بیماری کے کس قدر قریب ہیں؟ معیار تندرستی جانچنے کے لیے معیاری فراغت کا صحیح علم ہونا از بس ضروری ہے۔

جرمن محقق وبانیٔ ہومیوپیتھی کے موجد ڈاکٹر مسٹر لوئی کوہنی نے ایک مختصر رسالہ بعنوان "کیا میں تندرست ہوں یا بیمار؟" شائع کیا۔ اس کا خلاصہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کی روسے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ تندرست ہیں یا بیمار؟

ہم معیار تندرستی جانچنے کے لئے کسی ایک عضو کے فعل کا امتحان کر سکتے ہیں۔ اس کا سب سے عمدہ طریق یہ ہے کہ ہم اپنے انہی اعضاء کو دیکھیں جن کے افعال کی جانچ بخوبی اور بآسانی ہو سکتی ہے اور ایسے اعضاء وہ ہیں جن کو آلات ہضم کہا جاتا ہے۔ عمدہ ہاضمہ عمدہ تندرستی کی پہچان ہے جب ہاضمہ عمدہ ہو تو جسم بھی بلا شبہ پوری طرح تندرست ہوتا ہے۔ اخراج فضلہ سے ہم اس بات کو بخوبی جانچ سکتے ہیں کہ ہاضمہ کی حالت کیسی ہے۔ فضلہ جسم سے ایسی شکل میں خارج ہونا چاہئے کہ جسم کا وہ مخصوص حصہ جسے مقعد یا مبرز کہتے ہیں اخراج فضلہ کے وقت بالکل صاف رہے۔ پاخانہ کے مقام کا آخری سرا ایسے نادر طریقے سے بنا ہے کہ اگر پاخانہ کا قوام اس مقام تک پہنچنے پر صحیح ہو تو پاخانہ بلا دقت بغیر جسم کو میلا کئے خارج ہو جاتا ہے۔ مقعد یا مبرز کو صاف کرنے یا دھونے کی ضرورت بیمار انسانوں کو ہے۔ صحیح طور پر تندرست انسانوں کو اس کی ضرورت نہیں تاہم اس سے ہرگز مراد یہ نہیں کہ اس مقام کو دھویا یا صاف نہ کیا جائے۔ مذکورہ طریق سے ہر شخص اپنے ہاضمہ کی حالت جانچ سکتا ہے۔ کہ وہ تندرست ہے یا بیمار۔ تندرستی جانچنے کا معیار بہت ہی ضروری ہے۔ یہ وہ بات ہے (جسے بعض لوگوں کے تمسخر کی پرواہ کئے بغیر) بے شمار تجربات ومشاہدات کے بعد بڑے ہی دعویٰ کے ساتھ کہا گیا ہے۔ فضلہ کی کیفیت و ماہیت کے بارہ میں مزید وضاحت یہ ہے کہ تندرست آدمی کا فضلہ بیلن (لکڑی کا وہ مدور اوزار جس سے روٹی بیلتے ہیں) کی شکل کا ہونا چاہئے اور پختہ ہو مگر سخت نہ ہو۔ بدن کو خراب کئے بغیر اس سے الگ ہو جائے اور اس کا رنگ بھورا ہو نہ سبز نہ سلیٹی مائل نہ سفید۔ فضلہ پتلا نہ ہو اور نہ خون آلودہ، اس میں کیڑے نہ ہوں پتلے مواد کا اخراج ایسے ہی مرض کی علامت ہے جیسے کروی (خمیدہ یا مڑا ہوا) شکل کا سیاہ رنگ کا سخت فضلہ یہ کہ پاخانہ کس قدر اور کتنی مرتبہ ہوا فضول بات ہے۔ اس کی کوئی اہمیت نہیں۔

ڈاکٹر موصوف ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ برازیعنی پاخانہ خفیف بھورے رنگ کا ملائم اور بستہ ہو۔ اس پر ایک لیس دار تہہ پائی جائے تو جاننا چاہئے کہ ہاضمہ درست ہے۔ پاخانہ کیلے کے گودے کی شکل کا ہونا چاہئے۔ خارج ہوتے وقت جسم کو نہ لگے تو یہ تندرست آدمی کے فراغت کی دلیل ہے اور یہی تندرست جانور کی نشانی ہے۔ انسان کے جسم میں پاخانہ کرنے کا جو مقام ہے اس کا کنارا ایسا مناسب بنا ہوا ہے کہ اگر ہضم اپنی اصلی حالت پر ہو تو پاخانہ جسم کو گندہ اور آلودہ کئے بغیر خارج ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پاخانہ میں کوئی نا پسندیدہ و ناگوار اور مضرت رساں بو بھی نہ نکلنی چاہئے۔

اگر ایسی بو ہو تو ہضم کے خمیر میں کوئی غیر معمولی حالت پیدا ہو گئی ہے اس لئے خشکی یا قبض ہوئی ہے۔

قبض کی وجوہات

آج کل قبض کا مرض بہت عام ہو چکا ہے۔ جس کی بالعموم درج ذیل وجوہات ہیں:

1۔ چھلکا اتری ہوئی بے ریشہ اغذیہ کا کثرت سے استعمال۔ مثلاً میدہ کی مصنوعات۔ میدہ کی روٹی، نان، ڈبل روٹی، بند، کیک، بسکٹ، سموسے، پیٹریاں وغیرہ۔ یاد رکھئے میدہ انتڑیوں میں چپک جاتا ہے اور قبض کا باعث بنتا ہے۔
2۔ پھلوں سبزیوں کی بجائے ان کے جوسز کا استعمال۔
3۔ چائے کا بکثرت استعمال۔
4۔ تمباکو نوشی۔
5۔ ذہنی کثرت کار (اس سے دوران خون کا رخ نظام ہضم کے اعضاء کی بجائے دماغ کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے اور خرابی، ہاضمہ کے نتیجہ میں قبض پیدا ہو جاتی ہے۔)
6۔ مسلسل زیادہ بیٹھنا ورزش وجسمانی نقل و حرکت کا فقدان۔
7۔ بعض اعصابی و ذہنی اور نفسیاتی عوامل مثلاً ذہنی تفکرات و پریشانیاں وغیرہ۔
8۔ مخرش قسم کی قبض کشا ادویات کا مسلسل و عرصہ دراز تک استعمال انسان کو قبض کا دائمی مریض بنا دیتا ہے۔

قبض کے نتائج

انتڑیوں کے اندر متعفن اور بدبودار برازی مادہ کے رُک جانے سے ریاح کثرت سے پیدا ہوتی ہیں حتیٰ کہ ریاح کل جسم میں پھیل جاتی ہیں اور سارے جسم کو متاثر کرتی ہیں اور جسم کو طرح طرح کے عوارض میں مبتلا کر دیتی ہیں یہی برازی زہر خون کو بھی فاسد اور زہریلا بنا دیتی ہے جس کے نتیجہ میں قوت مدافعت مرض کمزور پڑ جاتی ہے اور مرض و بیماری کا حملہ قبول کرنے کی صلاحیت واستعداد بڑھ جاتی ہے۔

قبض کا مفید علاج

اَن چھنے موٹے آٹے کی خشک روٹی۔

اناج وغلہ جات و دالیں بمعہ چھلکا استعمال کی جائیں۔ ریشہ دار پھلوں اور سبزیوں کو بکثرت استعمال کیا جائے۔ نیز دیگر اسباب جواوپربیان ہوئے ہیں ان سے پرہیز کیا جائے۔

قبض کے ازالہ کیلئے ہم ایک طبی ونباتاتی دوا کا ذکر کرتے ہیں جس کا طبی نام اسپغول ہے اس کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

•یہ ہر جگہ دستیاب ہے۔
•سستا اور ارزاں ہونے کے سبب غرباء کی دسترس سے باہرنہیں۔
•یہ بعض دیگر قبض کشا ادویات کی طرح امعاء میں سوزش وخراش پیدا نہیں کرتا بلکہ اپنی لعابیت کی وجہ سے پھسلن پیدا کر کے قبض کشائی کے ساتھ ساتھ انتڑیوں کی سوزش ورم وزخم کو ٹھیک کرتا ہے۔
•یہ کوئی ایسی ادویاتی تاثیر نہیں رکھتا جو بعض مزاجوں کے لیے نقصان کا باعث ہو بلکہ تھوڑے بہت ردوبدل سے اسے ہر طبیعت ومزاج کے مطابق ڈھالا جا سکتا ہے۔
•تھوڑی بہت تبدیلی کے ذریعہ ہر موسم میں استعمال کرایا جا سکتا ہے۔
•بے ذائقہ ہونے کی وجہ سے اسے خوش مزہ بنا کر بچوں کو بآسانی استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ چونکہ یہ اپنی لعابیت کی وجہ سے انتڑیوں کو صاف کرتا ہے لہٰذا اسے حاملہ عورتوں کو بھی استعمال کراسکتے ہیں۔

کسی بھی دوسرے طریق علاج مثلاً بائیوکیمک ہومیو پیتھک ایلوپیتھک علاج بالماء کے دوران اسے استعمال کرایا جا سکتا ہے۔

س: قبض کا ہومیو پیتھی میں پیٹنٹ علاج کیا ہے؟

ج: قبض کے ازالہ کے لیے ہمارے تجربہ میں M7 اور M37 بہت مفید ثابت ہوئے ہیں باہم ملاکر استعمال کریں ان کے نسخہ جات درج ذیل ہیں۔

نسخہ M7: پتہ و جگر کی اکثر بیماریاں پتہ کی پتھری، صفرا کی پیدائش میں نقص، جگر کی سوزش و سوجن، پیٹ بڑھا، تھوڑاسا کھانے سے بھوک کا ختم ہو جانا، بھوک کی کمی، منہ کا ذائقہ کڑوا پیٹ میں گیس یا ابھارہ یا اجابت کا کھل کر نہ ہونا، مزاج کا چڑچڑا پن اور پسلیوں کے نیچے کساؤ کا احساس۔

Nux vomica, Lycopodium, Colocynthis, Cholesterinum, (China, ChelidoniumCarduus mar, (Each 30

کسی ہومیو سٹور سے لیکوئیڈ فارم میں 30 طاقت میں 20 ایم ایل کی ایک ہی شیشی میں مرکب کروالیں اور ساتھ 100 گرام خالی ہومیو گولیاں خرید لیں اور گولیوں کے اوپر یہ لیکوئڈ اس قدر چھڑکیں کہ گولیاں قدرے تر ہو جائیں پانچ، سات گولیاں دن میں تین مرتبہ خالی معدہ چوس لیں اگر خود دوا تیار کرنے میں دقت محسوس کریں تو مظہر فارما رجسٹرڈ پاکستان کا تیار کردہ M7 منگوا کر استعمال کریں۔

نسخہ M37 پیٹ اور آنتوں کے ہر قسم کے درد مروڑ پیٹ کی ریاحی تکالیف بد ہضمی وغیرہ میں مفید ہے اسی طرح جگر کی خرابی جگر کا سکڑ کر سخت ہو جانا (سروسس) پتے کا درد عورتوں میں ماہواری کا درد اپینڈکس کا درد گردے کا درد قبض کی پرانی شکایت قبض میں اس دوا کے استعمال سے دست نہیں آتے بلکہ قبض کی شکایت آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہے اور اجابت قدرتی طور پر کھل کر ہوتی ہے۔

Sulfur, Plumbum acetic, Nux Vomica, Mercur subl corr, Lycopodium, Lachesis Colocynthis, Bryonia, Alumina, (Each 30)

کسی ہومیو سٹور سے لیکوئیڈ فارم میں 30 طاقت میں 20 ایم ایل کی ایک ہی شیشی میں مرکب کروالیں اور ساتھ 100 گرام خالی ہومیو گولیاں خرید لیں اور گولیوں کے اوپر یہ لیکوئڈ اس قدر چھڑکیں کہ گولیاں قدرے تر ہو جائیں پانچ، سات گولیاں دن میں تین مرتبہ خالی معدہ چوس لیں۔ اگر خود دواء تیار کرنے میں دقت محسوس کریں تو مظہر فارما رجسٹرڈ پاکستان کا تیار کردہ M37 منگوا کر استعمال کریں۔

س: قبض کا بائیوکیمک علاج کیا ہے؟

ج: بائیو پلا سیجن نمبر 4 کا استعمال کریں۔

اجزاء نسخہ:

Cacl.fluor., Kali., mur., Natr. mur., Silicea

تمام 6X

4 گولیاں بڑوں کے لیے 2 گولیاں بچوں کے لیے ہر تین گھنٹہ کے بعد استعمال کرائیں۔

اس نسخہ میں دس گنا شوگر آف ملک ملا کر گرائنڈر میں 20 منٹ تک گرائنڈ کریں اور 5 گرین تین گھنٹہ کے بعد استعمال کریں۔

فوائد: ہر قسم کی قبض کیلئے مفید و موثر ہے۔

س: کیا کثرت کے ساتھ پانی پینے سے قبض کو فائدہ ہوتا ہے؟

ج: کثرت کے ساتھ پانی پینے سے تمام امراض کو فائدہ ہوتا ہے۔ قبض کا مکمل طور پر ازالہ ہوجاتا ہے۔ اگر قبض زائل ہو جائے تو گویا تمام امراض رفع دفع ہو جاتی ہیں۔

س: کیا یوگا میں قبض کا علاج موجود ہے؟

ج: جی ہاں، یوگا میں قبض کا موثر علاج موجود ہے ہربل وہومیو پانی سے علاج اور یوگا کی موجودگی میں قبض کا کوئی اور علاج کرنا درست نہیں ان میں بفضل خدا قبض کا شفاء بخش علاج موجود ہے۔